سوال

(40) زمین خراجی میں عشر ہے یا نہیں۔

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زمین خراجی میں عشر ہے یا نہیں، اگر ہے تو کتنا اور کن کن جنسوں میں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

خراجی زمین وہ ہوتی ہے، اور خراج اسے کہتے ہیں، جو مسلمان بادشاہ اپنی کافر رعایا سے لے، لہٰذا ہندوستان میں کوئی زمین خراجی نہیں، جن زمینوں پر سرکاری ٹیکس ہے، ان کی پیداوار پر عشر و نصف عشر فرض ہے۔،جملہ اقسام کے اناج پر عشر واجب ہے، واللہ اعلم

شرفیہ: ... سوال گنے میں عشر ہے یا نہیں۔ الخ اس سوال کے اجوبہ بہت دور تک چلے گئے ہیں، (دس (۱۰) تک اہل حدیث و احناف کے جواب مذکور ہیں، مولانا کا بھی ہے، حتی کہ میرا بھی نقل ہے۔

اجوبہ میں کچھ حصص صحیح بھی ہیں کچھ غلط، تحقیق کا اکثر حصہ پہلے لکھا جا چکا ہے، اب پھر لکھا جاتا ہے کہ بحکم:

اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ... الاية (البقرة: ٢٦٧)

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ (الانعام: ١٤١)

((وعن جابر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال فیما سقت الانھار والغیم العشور وفیھا سقی بالسوانیة نصف العشور)) (راوہ احمد و مسلم والنسائی وابوداوٗد)

((وقال الانھار والعیون وعن ابن عمر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال فیما سقت السماء والعیون او کان عشریا وفیما سقی بالنضح نصف العشر رواہ الجماعة الا مسلما لکن لفظ النسائی وابوداود و ابن ماجہ بعلا بلال عشریا انتھیٰ نیل الاوطار ص ۱۱۹ ج ۴، کتاب وسنت صحیحہ))

کے یہ ادلہ زمین کی ہر پیداوار میں عشر یا نصف عشر کے وجوب پر بین دلیل ہیں، تاوقتیکہ کسی صحیح دلیل کسی شے کا استثناء ثابت نہ ہو اور اب تک ثبوت کے صحیح دلیل نہیں ثابت ہوئی، خضروات کے ادلہ سب کے سب معلولة ہیں، ایک بھی صحیح نہیں، نہ مرفوع نہ موقوف: ((کمافی نیل الاوطار والتلخیص وغیرھما وقال الترمذی لیس فی ھذا الباب عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شئی الخ ومایقال انہ فیہ حدیث ما اخرجہ، الحاکم والبیھقی والطبرانی عن ابی موسیٰ ومعاذ حین بعثنا النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی الیمن یعلمان لانسا مردینھم فقال لاتاخذ الصدقة الامن ھذہ الاربعة الشعیر والحنطة والزبیب والتمر قال البیھقی رواتہ ثقات وھو متصل انتھی کذا فی النیل ص ۱۲۱ وقال فی نصب الرایة واما حدیث انما تجب الزکوٰة فی خمسة فکھلا معمولة وفی متنھا اضطراب ثم ذکر حدیث ابن ماجہ والدارقطنی وذکر فیھا من العلة ثم قال ومنھا ما اخرجہ الحاکم فی المستدرک وصحح اسنادہ عن طلحة بن یحییٰ عن ابی بردة عن ابی موسیٰ ومعاذ بن جبل حین بعثھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی الیمن یعلمان الناس امردینھم لاتأخذ الصدقة الا من ھذہ الاربعة الشعیر الحنطة والزبیب والتمر رواہ البیھقی بلفظ انھما حین بعثا الی الیمن لم یأخذ الصدقة ابن یحییٰ بن طلحة بن عبید اللہ صدوق یخطیء الثانی

ابن النعمان صدوق بہم کذافی التقریب التہذیب))

پس ثابت ہوا کہ اول تو یہ حدیث باعتبار سند کے صحیح نہیں، کہ طلحہ مذکور خطا کا رواہم ہے، دوم یہ کہ اس روایت کا مرفوع ہونا بھی صراحتًا ثابت نہیں، اس میں ہے کہ معاذ اور ابو موسیٰ کا اپنا فعل ہے، نہ کہ رسول اللہ ﷺ کا حکم تھا، ہو سکتا ہے، کہ ان کا اجتہاد ہو یا اس وقت انہیں چیزوں کی فصل تھی، یہی چیزیں اس وقت موجود تھیں، اور انہوں نے یہی اشیاء وصول کیں، تو اس سے مسئلہ مبحوثہ ثابت نہ ہوا لہٰذا اولہ مذکورہ کی ایسے امور سے تخصیص نہیں ہو سکتی، اور حدیث قال النبی ﷺ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِن ثَمُودٍ لَا حَبٍّ صَدَقَة)) (رواہ احمد و مسلم و النسائی و مسلم فی روایۃ من ثمر بالثا ذاتر النقط الثلاث نیل الاوطار ص ۱۲۰ جلد ۴) لفظ حب سے ثابت ہے کہ ہر قسم کے غلہ میں زکوۃ صدقہ ہے، یعنی عشر یا نصف عشر ہے، اور ایسے ہی یہ بھی ثابت ہوا کہ ہر قسم کے پھل آم وانار، سیب سنگترہ امرود وغیرہ میں بھی عشر یا نصف عشر ہے، پس ثابت ہوا کہ اولہ صحیحہ سے پیداوار میں عشر یا نصف ہے، اور خضروات کے اولہ سے کوئی بھی صحیح نہیں، اور قرآن و حدیث صحیحہ مذکورہ کے خلاف بھی ہیں، لہٰذا ان پر عمل باطل اور بفرض صحت بھی تسلیم کیا جائے، تو خضروات سے مراد ساگ پات کدو وغیرہ جو کھانے کے لیے ایک دو کیاری بوئی جائے، یہ مراد ہے، یہ نہیں کہ کھیتوں کے کھیت کئی کئی جگہ ایکڑ یا مربع جس سے ہزار ہا روپیہ کی پیدوار ہو وہ مراد ہو ہرگز نہیں، یہ نقل و عقل دونوں کے خلاف ہے، اور گوبھی، گاجر، مولی، شلجم، چقندر، آلو، شکر قندی، وغیرہ تربوز، خربوزہ سے ہزار ہا روپیہ حاصل ہوتا ہے۔ (فتاویٰ ثنائیہ جلد اول ص ۴۸۵)

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاوی علمائے حدیث]

جلد 7 ص 121-122

محدث فتویٰ